© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

قبرستان کی زمین کو جنازہ گاہ بنانا

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک قدیم مقبرہ ہے۔ اس میں ایک خاصی بڑی جگہ خالی پڑی ہے، جس پر بظاہر قبروں کے نشانات موجود نہیں ہیں۔ روایت کے مطابق یہ مقبرہ گذشتہ تین چار سو سال سے وقف چلا آرہا ہے۔ کیا ہم اس کو ہموار کر کے جنازہ گاہ بنا سکتے ہیں؟

جواب: آپ نے لکھا ہے کہ یہ جگہ تین چار سو سال سے مقبرے سے منسلک چلی آرہی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو مسلمانوں کے توارث و تعامل سے اس بات کا قرینہ موجود ہے کہ اسے وقف کرنے والوں نے مُردے دفنانے ہی کے لیے یہ جگہ وقف کی ہوگی۔ اس لیے اگر لوگوں کو مُردے دفنانے کے لیے اس جگہ کی ضرورت باقی ہے اور وہ اس میں مُردوں کے لیے قبریں بناتے ہیں تو اس کے کسی حصّے کو 'مستقل جنازہ گاہ' بنانا اور لوگوں کو اس حصّے میں مُردے دفنانے سے روکنا جائز نہیں ہے۔ (مولانا گوہر رحمٰن، تفہیم المسائل، چہارم، ص ۳۷۶)

وسوسوں کا علاج

س: میرے ذہن میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسولؐ اور قرآن کے بارے میں طرح طرح کے وسوسے آتے رہتے ہیں، جن کی وجہ سے سخت پریشان رہتا ہوں۔ حالانکہ مَیں پانچ وقت کی نماز پڑھتا اور تلاوتِ قرآن بھی کرتا ہوں، لیکن ان وسوسوں کی وجہ سے ہر وقت پریشان رہتا ہوں۔ براہِ مہربانی مجھے ان وسوسوں سے نجات پانے کا کوئی علاج بتایئے؟

ج: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو ان وسوسوں پر معافی دے دی ہے، جو ان کے دلوں میں آتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ تو ان پر عمل نہ کرلے یا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کو زبان پر نہ لے آئے‘‘(بخاری، مسلم)۔ اس لیے آپ ان وسوسوں کی جانب دھیان نہ دیں اور جب ایسے وسوسے آجائیں تو اعوذ باللہ اور امنت باللہ پڑھ کر اپنا ذہن دوسری طرف متوجہ کیجیے۔ اس پر پریشان ہونے کی اس لیے ضرورت نہیں ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کوئی گرفت نہیں کرتا، بلکہ حدیث میں آیا ہے کہ وسوسوں پر پریشان ہونا ایمان کی علامت ہے۔ اس علاج کے علاوہ آپ سورۃ الناس کو اپنا وظیفہ بنالیں مگر مفہوم و معنی کو اچھی طرح سمجھ کر اخلاص اور عاجزی کے ساتھ اپنی سہولت کے مطابق پڑھیے، اور فرض نمازوں کے بعد بطورِ خاص یہ دُعا پڑھا کریں: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ”اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کرسکوں، تیرا شکر ادا کرسکوں اور تیری عبادت اچھی طرح کرسکوں‘‘۔ (مولانا گوہر رحمٰن، ایضاً ص ۳۷۷-۳۷۸)

شوہر کا بیوی کو نہ بسانا، نہ طلاق دینا

س: میرا نکاح تایازاد سے ہوا تھا۔ ساڑھے چار سال ہوگئے ہیں، لیکن اب تک رخصتی نہیں ہوئی۔ لڑکا کہتا ہے کہ: ”میں نے نہ تمھیں بسانا ہے اور نہ طلاق دینی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر میاں بیوی کے درمیان تین سال تک کوئی تعلق نہ رہے تو شرعی لحاظ سے طلاق خود بخود ہوجاتی ہے، کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

ج: نکاح کے بعد بیوی کو بسانا اور نہ طلاق دینا تو بہت بڑا ظلم ہے جو آپ پر ہو رہا ہے، لیکن تین سال گزرنے پر خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی۔ آپ کو جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے ان کے ذہنوں میں شاید ’ایلا‘ کی بات ہوگی مگر ’ایلا‘ تو یہ ہے کہ: شوہر بیوی کو کہہ دے کہ ”خدا کی قسم! میں تمھارے پاس نہیں جاؤں گا“۔ قسم کھانے کے بعد اگر چار ماہ کے اندر اندر اس نے قسم توڑ دی تو نکاح بحال رہے گا اور اگر چار ماہ گزر گئے تو بعض ائمہ کے نزدیک نکاح ازخود ختم ہوجاتا ہے اور تین حیض کی مدت گزرنے کے بعد عورت آزاد ہوجاتی ہے۔ آپ کی صورتِ حال دوسری ہے۔ شریعت میں اس کا علاج یہ ہے کہ آپ کسی مسلمان جج کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دے دیں۔ عدالت کے سامنے اگر آپ نے یہ ثابت کردیا کہ: ”میرا شوہر نہ مجھے اپنے پاس بساتا ہے

© rasailojaraid.com